مُعَلِّمِ کائنات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

۲ ربیع الاول ۱۴۴۸ / ۲۰۲۶ کا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ   وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ   وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب ملتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نیّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

درودِ پاک کی فضیلت

حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

مَا مِنْ عَبْدَیْنِ مُتَحَابَّیْنِ فِی اللّٰہِ یَسْتَقْبِلُ اَحَدُھُمَا صَاحِبَہٗ فَیُصَافِحُہ ویُصَلِّیَانِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِلَّا لَمْ یَفْتَرِقَا حتّٰی تُغْفَرَ ذُنُوْبُھُمَا مَا تَقَدَّمَ مِنْھُمَا وَمَا تَأَخَّرَت

یعنی اللہ کریم کی خاطر آپس میں محبت رکھنے والے جب باہم ملیں اور مصافحہ کریں اور نبیِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرودِ پاک بھیجیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (مسند ابی یعلی، مسند انس بن مالک، ۳/۹۵ حدیث: ۲۹۵۱)

جو اپنے کاموں کا اَنْجام نیک چاہتے ہو	ہر ایک کام میں تم پیش تر، درود پڑھو
نبی کے صدقے تمہاری مُراد ہو حاصل	دعا کے اوّل و آخر اگر درود پڑھو

(نورِ ایمان، ص57)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[1] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ با اَدب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصْلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

ان سے اچھا مُعَلِّم کوئی نہیں دیکھا...!!

مُسْلِم شریف میں روایت ہے، اس کے راوِی ہیں: صحابیِ رسول حضرت معاویہ بن حَکَم سُلَمِی رَضِیَ اللہُ عنہ۔ اِن کے ساتھ ایک مرتبہ ایک واقعہ پیش آیا تھا تو آپ نے اپنا وہ واقعہ بیان فرمایا، واقعے کا پسِ منظر کچھ یُوں ہے کہ اسلام کے شروع شروع میں نماز کے دوران گفتگو کرنے کی اجازت ہوتی تھی، پِھر اللہ پاک کا حکم آیا اور نماز کے اندر باتیں کرنے سے منع کر دیا

1 … جامع صغیر، صفحہ:81، حدیث:1284

گیا۔

یہ جو نیا حکم تھا، حضرت مُعَاوِیہ بن حَکَم سُلَمِی رَضِیَ اللہُ عنہ کو اِس نئے حُکم کا عِلْم نہیں تھا۔ اب واقعہ یُوں ہوا؛ فرماتے ہیں: ایک دِن میں مسجدِ نبوی شریف میں حاضِر ہوا، رسولِ ذیشان، مکی مَدَنی سلطان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم کی اِقْتِدا میں (یعنی اُن کے پیچھے) نماز پڑھنے کی سَعادت حاصِل کی، دورانِ نماز ایک شخص کو چھینک آگئی۔ (چونکہ ان کے ذہن میں وہی پُرانا حکم تھا کہ نماز میں باتیں کر سکتے ہیں، لہٰذا) فرماتے ہیں: اُس شخص کو چھینک آئی تو میں نے کہہ دیا: یَرْحَمُكَ اللهُ! (اللہ پاک تجھ پر رحم فرمائے)۔ بس میرے یہ کہنے کی دَیْر تھی، آس پاس کے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عنہم نے مجھے تیز نگاہوں سے دیکھا۔ میں نے کہا: کیا ہو گیا؟ تم لوگ مجھے تیز نگاہوں سے کیوں دیکھ رہے ہو؟ اب اُنہوں نے اپنا ہاتھ اپنی ران پر مارا، اب میں سمجھ گیا کہ یہ مجھے چُپ کروانا چاہ رہے ہیں۔ چنانچہ میں چُپ ہو گیا۔

فرماتے ہیں: نماز مکمل ہوئی، سلام پھیر دیا گیا، اب کیا ہوا؟ مُعَلِّمِ کائنات، فخرِ مَوجُودات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم نے مجھے اپنے پاس بُلا لیا...!!

میرے ماں باپ اُن پر قربان ہوں، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم سے بڑھ کر اچھا اور بہترین مُعَلِّم (سکھانے والا، تربیت فرمانے والا) نہ میں نے پہلے کبھی دیکھا، نہ آپ کے بعد کوئی دیکھا، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم نے مجھے بُلایا، نہ ڈانٹا، نہ مارا، نہ بُرا بھلا کہا بلکہ بڑی نرمی سے فرمایا: نماز میں باتیں نہیں کرتے، نماز میں تو اللہ پاک کی تسبیح کرتے ہیں، تکبیر کہتے ہیں اور قرآن کی تِلاوت کیا کرتے ہیں۔[1]

نرمیِ خُوئے لِیْنَتْ پہ دَائِم دُرود
گرمیِ شانِ سَطْوَت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش، صفحہ: 307)

1... مسلم، کتاب المساجد، باب تحریم الکلام... الخ، صفحہ: 199، حدیث: 537۔

وضاحت: اللہ پاک کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم کی اپنے غلاموں پر نرمی فرمانے والی لطیف اور پاکیزہ عادت پر ہمیشہ ہمیشہ رحمتیں نازل ہوں اور آپ کے رعب و دَبدبہ کی شان و شوکت پر لاکھوں سلام ہوں۔

نرمی سے سمجھایا کیجئے!

سُبْحٰنَ اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** کیسی پیاری شان ہے میرے محبوب آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم کی...!! **اس حدیثِ پاک سے معلوم ہوا کہ سمجھانے میں نرمی اختیار کرنا مَحْبُوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم کی سُنّت مبارکہ ہے۔**[1]

افسوس! ہمارے ہاں اس سُنّت مبارَک کو چھوڑ دیا گیا ہے۔ یہ شکوہ عموماً سننے کو مِل جاتا ہے کہ کوئی ہماری سُنتا نہیں ہے مگر اس بات پر کم ہی لوگ غور کرتے ہیں کہ ہمارے سمجھانے کا انداز کیا ہوتا ہے۔ ❁ چھوٹا بچہ غلطی کر دے تو لوگ اسے ڈانٹنا شروع کر دیتے ہیں ❁ 8 یا 10 سال کے بچے بعض دفعہ مسجدوں میں آتے ہیں، شرارت بھی کر دیتے ہیں، ایسا دیکھا جاتا ہے کہ لوگ غصّے میں آکر انہیں تھپڑ بھی مار دیتے ہیں، پھر اِس کا نتیجہ کیا ہوتا ہے؟ بعضوں کا تو دِل ٹوٹ جاتا ہو گا اور وہ ساری زندگی مَسجِد کا رُخ نہیں کرتے ہوں گے ❁ ایسے ہی گھروں میں سمجھانے کا اَنداز کَرَخت ہوتا ہے ❁ ماں کی محبّت دُنیا میں مشہور ہے مگر بعض مائیں بھی بڑی سختی سے بچوں کو سمجھاتی ہیں ❁ ہمارے ہاں دوسروں کے سامنے سمجھانے کا بھی رواج عام پایا جاتا ہے، چھوٹے بھائی سے غلطی ہو گئی، بیٹے سے غلطی ہو گئی، گھر کے دوسرے کسی فرد سے غلطی ہو گئی تو گھر میں جب کوئی مہمان آیا ہو تو اس کے سامنے ساری سٹوری بیان کر کے پھر

1... البحر المحیط، کتاب المساجد، باب تحریم الکلام... الخ، جلد:12، صفحہ:226، زیرِ حدیث:537 ماخوذاً۔

سمجھایا جارہاہوتا ہے ۞ ایسے ہی نیکی کی دعوت دینے میں بھی بعض دفعہ بہت سخت لہجے اختیار کئے جاتے ہیں۔

سختی سے ضِد بڑھتی ہے

پیارے اسلامی بھائیو! یہ بہت غلط اَنداز ہے۔ سمجھانا چاہئے مگر نرمی کے ساتھ...!! نرمی سے، پیار محبّت سے، حکمتِ عملی کے ساتھ سمجھائیں گے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! سمجھانے کا فائدہ ہو گا۔ اعلیٰ حضرت اِمامِ اہلسنّت اِمام احمد رضا خان رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: **اَعْمَال میں ہِدایت نرمی سے چاہئے کہ سختی سے ضِد نہ بڑھے۔**(1)

معلوم ہوا؛ نرمی سے سمجھائیں تو زبان میں اَثَر آتا ہے، سختی سے سمجھائیں تو سامنے والا ضِدّی ہو جاتا ہے۔ لہٰذا جو مُعَلِّم ہیں، مُبَلِّغ ہیں، والدین ہیں، بڑے بھائی ہیں، جو بھی سمجھنے سمجھانے والے ہیں، پڑھنے پڑھانے والے ہیں، نیکی دعوت دینے والے ہیں، انہیں چاہئے کہ سُنّت طریقہ اختیار کریں اور نَرْمی کو اپنی عادَت کا حصّہ بنالیں۔

ہے فلاح و کامرانی نرمی و آسانی میں
ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں

پیارے آقا کی مُعَلِّم ہونے کی شان

پیارے اسلامی بھائیو! الحمد للہ! ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی بے شُمار شانیں ہیں، اتنی شانیں ہیں کہ ہم جیسے نکمے تو کیا مخلوق میں کوئی بھی آپ کی شانوں کی گنتی نہیں کر سکتا۔ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں:

1... فتاویٰ رضویہ، جلد:7، صفحہ:194۔

تیرے تو وَصف عیبِ تَناہی سے ہیں بَرِی
حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے

(حدائقِ بخشش، صفحہ:175)

وضاحت : یعنی اے میرے مَحْبُوب آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم! میں آپ کی کتنی شانیں بیان کروں...!! میں اِس لائق ہی کب ہوں؟ رَبِّ رحمٰن نے آپ کو اتنی شانیں عطا کی ہیں کہ آپ کے اَوْصاف ختم ہی نہیں ہوتے، شان کا ختم ہونا بھی ایک کمی ہے، آپ کے رَبّ نے آپ کو اِس کمی سے بھی پاک رکھا ہے۔

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم کی اِنہی شانوں میں سے ایک **مُعَلِّم ہونے کی شان** بھی ہے۔ ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم ❁ **کائنات کے سب سے بڑے** ❁ سب سے اُونچے رُتبے والے ❁ سب سے اَعْلیٰ ❁ سب سے بڑھ کر تجربے والے مُعَلِّم ہیں۔

عام طَور پر ہمارے ہاں جسے 10، 12 یا 15 سال پڑھاتے ہوئے ہو گئے ہوں تو مُعَاشرے میں اُسے بہت ماہِر، تجربہ کار مُعَلِّم (*Teacher*) شُمار کیا جاتا ہے۔ یعنی جس کا پڑھانے کا عرصہ اور تَجْرِبَہ زیادہ ہو، وہ بڑا مُعَلِّم ہوتا ہے۔ ہمارے پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم کی **مُعَلِّم ہونے کی شان** کا عرصہ جانتے ہیں کتنا ہے...؟ جب سے مخلوقات پیدا ہوئی ہیں، تب سے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم مُعَلِّم ہیں۔

حدیثِ پاک میں ہے: نُورِ خُدا، احمدِ مُجتبیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم کا نُور سب مَخْلُوقات سے پہلے بنایا گیا۔[1] حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی تخلیق سے 2000 سال پہلے کی بات ہے کہ یُسَبِّحُ ذٰلِكَ النُّوْرُ نُورِ مصطفےٰ اللہ پاک کی تسبیح کرتا تھا فَتُسَبِّحُ الْمَلَائِكَةُ بِتَسْبِيحِهٖ پس فرشتے اِس تسبیح کو

1... مصنف عبد الرزاق، جزء مفقود، صفحہ:64، حدیث:18۔

سُن کر تسبیح کیا کرتے تھے۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! مَعْلُوم ہوا؛ جب کہ ابھی حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام کی تخلیق بھی نہیں ہوئی تھی، میرے اور آپ کے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُس وقت بھی مُعَلِّم تھے، آپ فرشتوں کو تسبیح سکھاتے تھے، فرشتے آپ سے سیکھ کر اللہ پاک کی تسبیح کیا کرتے تھے۔

بے پڑھے عالِم نے ہر عالِم پہ علم اِلقا کیے
علمِ غیبِ حق کے مَظْہر رَحْمَۃٌ لِّلْعَالَمِیْں

(قبالۂ بخشش، صفحہ:195)

وضاحت: یعنی پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جو بظاہر کسی سے پڑھے نہیں پھر بھی آپ کی شانِ علم یہ ہے کہ آپ نے ہی ہر علم والے کو علم عطا کیا، آپ تو اللہ پاک کے علمِ غیب کے مَظْہَر ہیں، سب جہانوں کے لئے رحمت ہیں۔

فرشتوں نے عِلْم سیکھا

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس شان کے مُعَلِّم ہیں کہ فرشتے بھی آپ سے عِلْم کی باتیں پوچھتے ہیں، اس بارے میں ایک اور ایمان افروز روایت سنئیے! علّامہ عمر بن احمد آفندی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ قصیدہ بُردہ شریف کی شرح میں لکھتے ہیں: مَلاءِ اعلیٰ کے فرشتے (یعنی مُقَرَّبِیْن فرشتے) 1 ہزار سال سے کچھ مسائل میں غور و فِکْر کر رہے تھے مگر اُن کے یہ مسائل حل نہیں ہو رہے تھے، اُن کے یہ مسائل معراج کی رات حل ہوئے تھے۔ وہ کیسے؟ **حدیثِ پاک میں ہے:** سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میں نے اپنے ربّ کو

1... الشریعۃ للآجری، جلد:3، صفحہ:1419، حدیث:960۔

اچھی صُورت میں دیکھا، اللہ پاک نے فرمایا: اے مَحْبُوب (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم)! مَلاءِ اَعْلیٰ کے فرشتے کن مَسَائِل میں بحث کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا: یااللہ پاک! تُو ہی بہتر جانتا ہے۔ پھر رَبِّ کائنات نے مجھ پر نوازِش فرمائی، مجھے عِلْم بخشا تو میں نے عرض کیا: یااللہ پاک! 4 مَسَائِل ہیں، فرشتے اُن کو حل نہیں کر پا رہے، اللہ پاک نے فرمایا: اے پیارے مَحْبُوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم! آپ نے سچ کہا۔ اب اللہ پاک نے مَلَاءِ اعلیٰ کے فرشتوں کو فرمایا: یَا مَلَائِکَتِی! وَجَدْتُّمْ حَلَّالَ الْمُشْکِلَات اے میرے فرشتو! تُم نے مشکلات حل فرمانے والے کو پالیا ہے، فَاسْئَلُوْا اَشْکَالَکُمْ یعنی وہ مسائِل جنہیں تم حَل نہیں کر پارہے، آج میرے مَحْبُوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم سے وہ مَسَائِل پوچھ لو...![1]

سُبْحٰنَ الله! وہ دِینی مسئلے کہ فرشتے 1 ہزار سال سے جن مَسَائِل میں غور و فِکْر کر رہے تھے اور کوئی حَل نہیں نکل رہا تھا، اللہ پاک کے پیارے نبی، مکی مدنی، مُحَمَّد عربی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم نے چند ہی لمحوں میں فرشتوں کے مَسائِل حل فرما دیئے! پتا چلا ہمارے مَحْبُوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم اس شان کے مُعَلِّم ہیں کہ فرشتوں کو بھی عِلْم بتاتے اور سکھاتے ہیں۔

اے رحمتِ عالَم تیری رحمت کے تَصَدُّق
ہر ایک نے پایا ترا صدقہ شبِ معراج

انبیائے کرام علیہمُ السَّلَام کو فیض پہنچانے والے

ایک بڑی مشہور حدیثِ پاک ہے۔ ایک مرتبہ مُعَلِّمِ کائنات، فخرِ مَوجُودات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم کی خِدْمتِ اقدس میں سُوال ہوا: مَتیٰ وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ یعنی یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم! آپ کو نبوت کا تاج کب عطا کیا گیا؟ ارشاد فرمایا: وَ آدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ یعنی ابھی

1... عصیدہ شرح قصیدہ بردہ، صفحہ:236-237۔

حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام روح اور جسم کے درمیان تھے، اُس سے پہلے ہی مجھے نبوت کا تاج عطا کر دیا گیا تھا۔[1]

اس حدیثِ پاک کی شرح میں علمانے یہ بات بھی لکھی کہ ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم جب دنیا میں تشریف نہیں لائے تھے، عالمِ ارواح میں تشریف فرما تھے، اُس وقت بھی روحانی طور پر انبیائے کرام علیہمُ السَّلَام کو فیض پہنچا رہے تھے۔[2]

سُبْحٰنَ اللہ! کیا شان ہے میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی! پتا چلا کہ محبوبِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے جیسا مُعَلِّم اور کوئی نہیں ہے، آپ وہ شان والے مُعَلِّم ہیں کہ کم و بیش ایک لاکھ، 24 ہزار انبیائے کرام علیہمُ السَّلَام نے بھی آپ سے فیض حاصِل کیا ہے۔ پھر ہم کیوں نہ کہیں:

سب سے اَولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی | سب سے بالا و وَالا ہمارا نبی
خلق سے اَولیا اَولیا سے رُسل | اور رَسولوں سے اَعلیٰ ہمارا نبی
مُلکِ کونین میں اَنبیا تاجدار | تاجداروں کا آقا ہمارا نبی

(حدائقِ بخشش، صفحہ:138، 139 ملتقطاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قصّاب کی تربیت فرمائی

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم مُعَلِّمِ کائنات ہیں یعنی تمام مخلوقات کو عِلْم آپ کے صدقے عطا ہوا، آپ کے طُفیل نصیب ہوا اور

1… ترمذی، ابواب المناقب، باب ماجاء فی فضل النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم، صفحہ:825، حدیث:3618۔
2… فتوحاتِ مکیہ، الباب العشر…الخ، جلد:1، صفحہ:214 ملخصًا۔

آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم تمام مخلوقات کو عِلْم بتانے والے، عِلْم سکھانے والے ہیں۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کو مُعَلِّم کائنات صِرف محاورے کے طَور پر نہیں کہا جاتا بلکہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم حقیقتاً مُعَلِّمِ کائنات ہیں۔ ایک روایت سنیئے! ایک مرتبہ ایک قَصَّاب اپنی بکریوں کے باڑے میں پہنچا، دروازہ کھولا اور ذَبح کرنے کے لئے ایک بکری کو پکڑنا ہی چاہتا تھا کہ وہ اس سے چُھوٹ کر بھاگ گئی اور بھاگتے بھاگتے رسولِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی پاک بارگاہ میں حاضِر ہو گئی، قصّاب (***Butcher***) بھی پیچھے پیچھے پہنچ گیا، اُس نے بکری کو ٹانگ سے پکڑا اور گھسیٹتے ہوئے لے جانے لگا، اس پر رحمتِ دوجہان، سرورِ کون و مکان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے پہلے بکری کو فرمایا: اِصْبِرِیْ لِاَمْرِ اللہِ یعنی اللہ پاک کے حکم پر صَبْر کرو! پھر شانِ رحمت دکھاتے ہوئے قَصَّاب کو فرمایا: وَ اَنْتَ یَا جَزَّارُ فَسُقْهَا اِلَی الْمَوْتِ سَوْقًا رَفِیقًا اے قَصَّاب! اسے موت کی طرف نرمی کے ساتھ لے کر جاؤ![1]

سُبْحٰنَ اللہ! یہ میرے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی شان ہے۔ یہاں دیکھئے! 2 طرف سے غلطی ہو رہی تھی، (1): بکری جسے پیدا اس لئے کیا گیا ہے کہ اُسے ذبح کیا جائے گا، وہ اللہ پاک کے اِس فیصلے سے گویا بھاگ رہی تھی (2): دوسری طرف جو قصّاب تھے، انہیں نرمی کا حکم تھا، وہ سختی کر رہے تھے۔ پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے دونوں کی تربیت فرمائی، بکری کو فرمایا: اللہ پاک کے حکم پر صبر کرو! قصّاب سے فرمایا: **نرمی اختیار کرو!**

پتا چلا؛ آقائے دوجہاں صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم وہ ہیں کہ جانور بھی یہیں سے تہذیب سیکھتے ہیں، اسی بارگاہ سے تربیت پاتے ہیں۔

1 ... مصنف عبد الرزاق، کتابُ المناسک، بابُ سنۃ الذبح، جلد:4، صفحہ:377، حدیث:8640۔

مجھے مُعَلِّم بنا کر بھیجا گیا

پیارے اسلامی بھائیو! مَحْبُوبِ ذیشان، مکی مَدَنی سلطان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم دُنیا میں تشریف لائے، آپ کے آنے کا ایک بنیادی مقصد بھی مُعَلِّم ہونا ہی ہے۔ خُود ارشاد فرمایا: بُعِثْتُ مُعَلِّمًا مجھے مُعَلِّم بنا کر بھیجا گیا ہے۔(1)

قرآن سکھانے والے نبی

اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

اَرْسَلْنَا فِیْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ یَتْلُوْا عَلَیْكُمْ اٰیٰتِنَا وَ یُزَكِّیْكُمْ وَ یُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ یُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۵۱﴾ (پارہ:2،بقرہ:151)

تَرْجَمۂ کنزُ العِرفان: ہم نے تمہارے درمیان تم میں سے ایک رسول بھیجا جو تم پر ہماری آیتیں تلاوت فرماتا ہے اور تمہیں پاک کرتا اور تمہیں کتاب اور پختہ علم سکھاتا ہے اور تمہیں وہ تعلیم فرماتا ہے جو تمہیں معلوم نہیں تھا۔

یعنی اے مسلمانو...!! اللہ پاک کا تم پر بڑا اِنْعام ہوا کہ رَبِّ رحمٰن نے تم میں اپنے مَحْبُوب نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو بھیجا، آپ سَر تاپا رَحمت ہی رَحمت ہیں۔ یُوں تو مَحْبُوب ذیشان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے تم پر لاکھوں اِحسان ہیں مگر چند احسان بالکل ظاہِر ہیں (1): ایک یہ کہ وہ تم تک رَبّ کی آیتیں پہنچاتے ہیں، تمہیں آیات پڑھ کر سُناتے ہیں، پڑھنا سکھاتے ہیں، تمہارے الفاظ صحیح کراتے ہیں اور تِلاوت کے آداب بھی بتاتے ہیں (2): اس کے ساتھ ساتھ وہ تمہیں ❁بُرے عقیدوں سے ❁بُرے اخلاق سے ❁بُری عادات سے ❁غرض ظاہِری اور باطنی بیماریوں سے پاک کرتے ہیں (3): وہ تمہیں قرآنِ کریم کے راز بھی سمجھاتے ہیں (4): اور

1...ابن ماجہ، مقدمہ، صفحہ:50، حدیث:229 ملتقطاً۔

تمہیں دِین و دُنیا کی سب باتیں بتاتے ہیں، جن سے تم بے خبر تھے۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! معلوم ہوا رسولِ ذیشان، مکی مَدَنی سلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم دُنیا میں تشریف لائے تو اس کا ایک بنیادی مقصد لوگوں کو قرآن سکھانا بھی ہے۔

نُور بانٹنے والے نبی

ایک دوسرے مقام پر اللہ پاک فرماتا ہے:

كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ﴝ (پارہ13، ابراہیم:1)

تَرْجَمۂ کنزُ العِرفان: یہ ایک کتاب ہے جو ہم نے تمہاری طرف نازل کی ہے تاکہ تم لوگوں کو اُن کے ربّ کے حکم سے اندھیروں سے اُجالے کی طرف نکالو۔

یعنی اے مَحْبُوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم! دُنیا اندھیرے میں ڈُوبی ہوئی ہے ❁ عقائد کے اندھیرے ہیں ❁ نظریات کے اندھیرے ہیں ❁ بُرے اَخْلاق اور گندی عادات کے اندھیرے ہیں ❁ غرض؛ ایسا اندھیرا چھا گیا کہ انسان جو اَشْرَفُ المخلوقات ہے، یہ اپنی ہی پہچان نہیں رکھتا ❁ کبھی سُورج کو سجدہ کرتا ہے ❁ کبھی درختوں پتھروں کو اپنا خُدا مان لیتا ہے، اے پیارے مَحْبُوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم! ہم نے قرآنِ کریم کا نُور آپ پر نازِل فرمایا، آپ لوگوں کو قرآنِ کریم سُنا کر، قرآنِ کریم پڑھا کر، قرآنِ کریم کی نُورانی تعلیمات کو عام فرما کر لوگوں کو اندھیروں سے نُور کی طرف نِکال لائیے!

مَعْلُوم ہوا؛ ❁ قرآن نُور ہے ❁ مَحْبُوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم جو خُود بھی نُور ہیں، نُورِ قرآن کو دُنیا میں بانٹنے کے لئے تشریف لائے ہیں ❁ اس نُور کے ذریعے سے دِل و دماغ کو روشن کرنے ❁ اَخْلاق و کردار کو چمکانے ❁ مَٹّی کے انسانوں کو نُورانی بنانے کے لئے تشریف لائے ہیں۔

1... تفسیرِ نعیمی، پارہ:2، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت:151، جلد2، صفحہ:66، 67 بتصرف۔

ایک شاعر کہتا ہے:

وہ دانائے سُبُل، ختمِ رُسُل، مولائے کُل جس نے

غُبارِ راہ کو بخشا فروغِ وادیٔ سینا

وضاحت: دانائے سُبُل: یعنی ہادِی، راستوں کو جاننے والا۔ خَتمِ رُسُل: یعنی سب سے آخری نبی، مولائے کُل: سب کے آقا، سب کے مولا جنہوں نے غُبارِ راہ کو رَشکِ طُور (یعنی جس پر کوہِ طور بھی فخر کرے ایسا) بنادیا۔

اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بھائی جان مولانا حَسَن رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

کُھلیں اسلام کی آنکھیں، ہوا سارا جہاں روشن

عرب کے چاند صدقے! کیا ہی کہنا تیری طلعت کا

(ذوقِ نعت، صفحہ:37)

وضاحت: اے پیارے مَحْبُوب! اے عرب کے چاند صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں آپ کے صدقے جاؤں، آپ نے اِعْلانِ نبوّت تو کیا فرمایا، اسلام کی برکت سے پُوری دُنیا روشن ہو گئی۔

مُعَلِّم ہونا بھی سعادت ہے

پیارے اسلامی بھائیو! اَلحمدُ لِلّٰہ! ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُعَلِّم بن کر تشریف لائے، اس میں ہمارے لئے ترغیب ہے، ہمیں بھی چاہئے کہ مُعَلِّم بننے کی کوشش کریں، عِلْمِ دِین سیکھا بھی کریں اور دوسروں کو سکھایا بھی کریں۔ روایت میں ہے: کُنْ عَالِمًا اَوْ مُتَعَلِّمًا اَوْ مُحِبًّا اَوْ مُتَّبِعًا یعنی ❁ عالم بنو ❁ یا طالب علم بنو ❁ یا اِن سے محبّت کرنے والے بنو ❁ یا ان کی پیروی کرنے والے بنو۔[1]

1... جامع بیان العلم وفضلہ، جلد:1، صفحہ:154، حدیث:142 ملتقطاً۔

معلوم ہوا ہمیں ان چار میں سے ایک لازمی بننا ہے۔ یا تو عالِم بن جائیں، یا طالبِ علم یا علما سے محبّت کرنے والے یا ان کی بات ماننے والے۔ بعض روایات میں ہے: ان 4 کے علاوہ پانچویں مت بننا ورنہ ہلاک ہو جاوگے۔[1]

ہم کو علمائے اہلِ سنت سے پیار ہے
اِنْ شَآءَ اللہُ اپنا بیڑا پار ہے

لوگوں کو کیا ہو گیا ہے...؟

عرب کا ایک قبیلہ تھا: اَشْعَر۔ حضرت ابو موسیٰ اَشْعری رَضِیَ اللہُ عنہ مشہور صحابی ہیں، آپ اسی قبیلے سے تھے۔ اس قبیلے والے بہت بڑے بڑے عالِم، فقیہ، قرآن جاننے والے، شرعِی اَحْکام و مسائِل کا عِلْم رکھنے والے تھے۔ اِن کے پڑوس میں ایک قبیلہ رہتا تھا، وہ لوگ عالِم نہیں تھے، اَشْعَر قبیلے والے اُن کو عِلْمِ دِین سکھاتے نہیں تھے، وہ اِن سے سیکھتے نہیں تھے، یعنی دونوں قبیلوں کی سیکھنے سکھانے کی طرف توَجُّہ نہیں تھی۔

چنانچہ ایک مرتبہ یوں ہوا کہ پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم منبر پر تشریف لائے، اللہ پاک کی حمد و ثنا بیان کی، پھر فرمایا: مَا بَالُ اَقْوَامٍ...!! لَا یُفَقِّھُوْنَ جِیْرَانَھُمْ وَلَا یُعَلِّمُوْنَھم وَلَا یَعِظُوْنَھُمْ وَلَا یَاْمُرُوْنَھُمْ وَلَا یَنْھَوْنَھُمْ اُس قوم کو کیا ہو گیا؟ یہ اپنے پڑوسیوں کو فقاہت (دین کی سمجھ بوجھ) نہیں سکھاتے، عِلْمِ دِین نہیں سکھاتے، اُنہیں نصیحت نہیں کرتے، اُنہیں نیکی کا حکم نہیں دیتے، بُرائی سے منع نہیں کرتے؟ وَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ لَا یَتَعَلَّمُوْنَ مِنْ جِیْرَانِھِمْ وَلَا یَتَفَقَّھُوْنَ وَ لَا یَتَّعِظُوْنَ اور دوسری قوم کو کیا ہو گیا؟ وہ اپنے پڑوسیوں سے عِلْمِ دِین نہیں سیکھتے، دِین کی سمجھ نہیں لیتے، اُن سے نصیحت نہیں لیتے...!! پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ

1... کشف الخفا، صفحہ: 134، حدیث: 437۔

سَلَّم نے جلال کے ساتھ فرمایا: خُدا کی قسم! یاتو یہ لوگ اپنے پڑوسیوں کو عِلْمِ دِین سکھائیں گے، اُنہیں دِین سمجھائیں گے، اُنہیں نصیحت کریں گے، نیکی کا حکم دیں گے، بُرائی سے منع کریں گے، ان کے پڑوسی ان سے عِلْمِ دِین سیکھیں گے، دِین سمجھیں گے، نصیحت لیں گے اَوْ لَاُعَاجِلَنَّهُمُ الْعُقُوْبَةَ **یعنی اگر اُنہوں نے ایسانہ کیا تو میں سخت سزادے کر اُن کا عِلاج کروں گا۔**(1)

اللہُ اَکْبَر! **پیارے اسلامی بھائیو!** یہ رَحْمَةٌ لِّلْعَالَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم کے الفاظ مُبارَک ہیں، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم تمام جہانوں کے لئے رحمت ہیں، آپ سے بڑھ کر رحم دِل کوئی ہو ہی نہیں سکتا، اِس کے باوُجود آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم نے جب دیکھا کہ ایک قوم ہے، وہ علم والی ہے، مگر ❁ دوسروں کو علمِ دین پڑھاتی نہیں ❁ سمجھاتی نہیں ❁ اور نہ ہی اُن کو دیکھ کر اِنہیں کوئی کُڑھن ہوتی ہے۔ جبکہ دوسری قوم ہے، وہ علمِ دین حاصِل ہی نہیں کرتی ہے، یعنی اُن کی اِس طرف تَوَجُّہ نہیں ہے، اوروں کو علم حاصِل کرتا دیکھتے ہیں، عِلْمِ دِین کی تکرار کرتے دیکھتے ہیں مگر خُود سیکھنے کی طرف راغب نہیں ہوتے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم نے اِن دونوں پر غضب کا اِظْہار کیا اور صاف فرمادیا: **یاتو تم لوگ سیکھنا سکھانا شروع کروگے یا پھر سخت سزا کے ذریعے تمہارا اِعلاج کیا جائے گا۔**

اللہ! اللہ! یہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم کی تعلیم ہے...!! علمِ دین سیکھنا بھی ہے، سکھانا بھی ہے اور اس کی کُڑھن بھی اپنے اندر پیدا کرنی ہے۔ **روایت میں ہے:** جب قبیلہ اَشْعر کے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم نے یہ فرمانِ شاہی سُنا تو تڑپ گئے، بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوئے، عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم! ایک سال کی مہلت عطا فرمایئے! ایک

1... الترغیب والترہیب، کتاب العلم، الترہیب من کتم العلم، صفحہ:59، حدیث:7۔

سال میں ہم اپنے پڑوسیوں کو عِلْمِ دِین سکھا دیں گے۔ [1]

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے بھی اپنے اندر یہ کُڑھن پیدا کرنی ہے، اگر ہمیں فرض علوم نہیں آتے تو لازمی سیکھنے ہیں، اگر معلوم ہیں تو دوسروں کو سکھانے ہیں، ہمارے جتنے جاننے والے ہیں.... بلکہ سارے مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں، اَنجان کوئی بھی نہیں ہے، بس جس تک ہماری رسائی ہے، 2 میں سے ایک کام اُس کے ذِمّے ہم نے ضرور لگانا ہے: یا تو اسے علمِ دین سیکھنے پر لگا دینا ہے یا سکھانے والا بنا دینا ہے۔ اللہ پاک ہمیں اس کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم۔

مجھے دے خود کو بھی اور ساری دنیا والوں کو
سدھارنے کی تڑپ اور حوصلہ یاربّ!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے آقا کے تربیت کے انداز

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم مُعَلِّمِ کائنات ہیں، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم کا پڑھانے کا، سمجھانے کا، لوگوں تک دِین پہنچانے کا انداز مُبارَک کیسا تھا؟ اس تعلق سے سیرتِ پاک کیسی تھی؟ آیئے! چند ایک روایات سنتے ہیں:

دِل بدل دیا

روایت ہے کہ ایک نوجوان رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم! مجھے زنا کی اجازت دیجئے! یہ سنتے ہی

1 ... الترغیب والترہیب، کتاب العلم، الترہیب من کتم العلم، صفحہ: 59، 60، حدیث: 7۔

صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ عَنہُم جلال میں آگئے اور اسے مارنا چاہا۔ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اسے نہ مارو! پھر اسے اپنے پاس بلاکر بٹھایا اور نہایت نرمی اور شفقت کے ساتھ سوال کیا: ۞ اے نوجوان! کیا تجھے پسند ہے کہ کوئی تیری ماں سے ایسا کام کرے؟ اس نے عرض کی: میں اس کو کیسے جائز سمجھ سکتا ہوں؟ فرمایا: تو پھر دوسرے لوگ تیرے بارے میں اسے کیسے جائز سمجھ سکتے ہیں؟ ۞ پھر آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے پوچھا: تیری بیٹی سے اگر اس طرح کیا جائے تو تُو اسے پسند کرے گا؟ عرض کیا: نہیں۔ ۞ فرمایا: اگر تیری بہن سے کوئی ایسی حرکت کرے تو؟ ۞ اور اگر تیری خالہ سے کرے تو؟ ۞ اسی طرح آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ایک ایک رشتے کے بارے میں سوال فرمایا، وہ یہی کہتا رہا کہ مجھے پسند نہیں۔ تب رسول اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اللہ پاک کی بارگاہ میں دُعا کی: **یا الٰہی! اس کے دل کو پاک کر دے اور اس کا گناہ بخش دے۔ اس کے بعد وہ نوجوان ساری زندگی زنا سے بیزار رہا۔**(1)

سُبْحٰنَ اللہ! کیا شان ہے میرے مَحْبُوب آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی...!! کس پیارے انداز سے تربیت فرمائی، اس روایت میں محبوبِ ذیشان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی رحمت و شفقت بھی مُلاحظہ کیجئے! جب اس نوجوان نے ایسا سُوال کیا تو صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنہُم جلال میں آگئے، اسے سزا دینے کے لئے لپکے، مگر رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم مُعَلِّمِ کائنات ہیں، رحمتِ دوجہاں ہیں، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اس پر سختی کرنا ہرگز گوارا نہ فرمایا، صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنہُم کو بھی روک دیا اور خُود بھی نہایت نرمی اور پیار محبّت سے سمجھایا تاکہ اسے مسئلہ سمجھ آجائے۔

1... مسند امام احمد، جلد:9، صفحہ:418، حدیث:22847۔

سچی بات سکھاتے یہ ہیں | سیدھی راہ دکھاتے یہ ہیں
اپنی بنی ہم آپ بگاڑیں | کون بنائے بناتے یہ ہیں
بندے کرتے ہیں کام غضب کے | مژدہ رضا کا سناتے یہ ہیں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سمجھانے کا ایک جدید انداز

پیارے اسلامی بھائیو! جدید سائیکالوجی میں دوسروں کی تربیت کا ایک طریقہ اختیار کیا جاتا ہے، جسے کہتے ہیں: **اِنْتِقَالِیَّتْ (Transference)**۔ اس کا مطلب ہوتا ہے: ڈھل جانا۔ اس نفسیاتی طریقہ میں جو مُعَلِّم ہوتا ہے، وہ سامنے والے کے ساتھ ایک جذباتی لگاؤ پیدا کرتا ہے، مثلاً خود کو سامنے والے کے لئے ایک والِد کے درجے پر اُتار لیتا ہے، اس کے دِل میں ایسی ہی محبّت اُبھارتا ہے جو ایک بیٹے کو اپنے والِد کے ساتھ ہوتی ہے، پھر اسی جذباتی لگاؤ کے ذریعے سامنے والے کی تربیت کرتا اور عِلْم سکھا کر اسے سیدھے رستے کا مسافِر بنا دیتا ہے۔
اب غور فرمایئے! سائیکالوجی میں یہ طریقہ اب دریافت کیا گیا ہے، محبوبِ ذیشان، مکی مَدَنی سلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے صدیوں پہلے ہمیں یہ تعلیم دے دی تھی، عملی طور پر ہمیں بتا دیا تھا کہ جب کسی کو سمجھانا ہو، عِلْمِ دِین سکھانا ہو، تربیت کرنی ہو تو اِس پیارے انداز میں کرو کہ سامنے والا تمہیں اپنا خیر خواہ تسلیم کر لے، جب وہ تمہیں اپنا خیر خواہ مان لے گا تو اسے تمہاری بات بھی سمجھ آجائے گی اور وہ تمہاری بات مان کر اُس پر عمل بھی کرنے لگ جائے گا۔

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی دوسروں کو سمجھاتے ہوئے یہ طریقہ اختیار کرنا چاہئے! ❁بیان کریں ❁دَرْس دیں ❁کسی کو انفرادی طَور پر سمجھا رہے ہوں ❁گھر میں بچوں کی

تربیت کر رہے ہوں ❁ پڑوسی کو سمجھا رہے ہوں ❁ چھوٹے بھائیوں کو سمجھا رہے ہوں تو چاہئے کہ ایسا پیار بھرا انداز اختیار کریں، اتنی نرمی اور محبّت کے ساتھ سمجھائیں کہ سامنے والا ہمیں اپنا خیر خواہ مان لے، جب وہ ہمیں اپنا خیر خواہ مان لے گا تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! ہماری زبان میں اَثَر بھی آجائے گا اور سمجھانے کا مثبت فائدہ بھی مِل جائے گا۔

قومیں یُوں بنتی ہیں

حضرت اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے روایت ہے، ایک انصاری صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ جن کے مَعَاشی حالات بہت کمزور تھے، وہ ایک دِن پیارے آقا صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور مدد کا سُوال کیا۔ (انہوں نے سُوال اگرچہ مالی امداد کا کیا تھا، لیکن

بے خبر ہو جو غلاموں سے وہ آقا کیا ہے

غیبوں پر خبر دار نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم جانتے تھے کہ ان کی اَصْل ضرورت مال نہیں کوئی اَور چیز ہے) چنانچہ فرمایا: کیا تمہارے گھر میں کوئی چیز نہیں ہے؟ عرض کیا: ہمارے پاس ایک چٹائی ہے جو ہم آدھی نیچے بچھا لیتے ہیں، آدھی اُوپر اَوڑھ لیتے ہیں اور ایک پیالہ ہے، اس میں ہم پانی پیتے ہیں۔ فرمایا: جاؤ! دونوں چیزیں لے آؤ! وہ صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ گھر گئے چٹائی اُٹھائی، پیالہ ہاتھ میں لیا اور بارگاہِ رِسَالت میں حاضِر ہوگئے، رَحْمَتِ دوجہان صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے اِعْلان کیا: کون یہ چیزیں خریدتا ہے؟ ایک صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے عرض کیا: حضور! میں ایک دِرْہَم (چاندی کے سکے) کے بدلے خریدتا ہوں۔ فرمایا: کوئی ہے جو اس سے زیادہ قیمت لگائے؟ دوسرے صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ بولے: حضور! میں 2 دِرْہَم کے بدلے خریدتا ہوں۔ نبی اکرم، رسولِ محتشم صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے دونوں چیزیں اُن صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کو دِیں، 2 دِرْہَم وُصول فرمائے اور ان چیزوں کے اَصْل مالِک کو دِرْہَم دے کر فرمایا: بازار جاؤ، ایک درہم کا غَلّہ (کھانے پینے کا سامان) خریدو، گھر پہنچاؤ، دوسرے دِرْہَم کی کلہاڑی خریدو اَور میرے پاس لے آؤ! وہ صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ جلدی سے

بازار گئے، غلہ خریدا، گھر پہنچایا، کلہاڑی خریدی، لے کر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو گئے، حضرت اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عنہ فرماتے ہیں: مِعْرَاج کے دولہا، تاجدارِ انبیا صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے ہاتھ مبارک سے اس کلہاڑی میں لکڑی کا دَستہ ڈالا، اَنْصَارِی صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کو دیا اور فرمایا: جنگل میں جاؤ، لکڑیاں کاٹو، بازار میں فروخت کرو۔ اَنْصَارِی صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے کلہاڑی لی اور چلے گئے۔ 15 دِن کے بعد واپس آئے تو ان کے ہاتھ میں 10 دِرْہَم تھے۔ نبی رَحْمت صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم دیکھ کر خوش ہوئے اور فرمایا: **تم سُوال کرو اور وہ سُوال کل قیامت کے دِن تمہارے چہرے پر داغ بنے، تمہارا اَپنے ہاتھ سے کما کر کھانا اس سے بہت بہتر ہے۔**[1]

اللہ! اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** یہ ہیں مُعَلِّمِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم...!! کیا نِرالی شان ہے...!! ۞ وہ پیارے پیارے ہاتھ مُبارَک جن کے اشاروں پر کائنات چلتی ہے ۞ یہ ہاتھ مبارک اُٹھ جائیں تو چاند دو ٹکڑے ہو جاتا ۞ ڈوبا ہوا سورج پلٹ آتا ہے ۞ ہاتھوں کو اُٹھائیں تو بادَل گھر آتے ہیں ۞ قحط دُور ہوتے اور بارش برسنے لگتی ہے ۞ وہ مبارَک ہاتھ کہ بیمار سے مَس کر جائیں تو شفا بخش دیتے ہیں ۞ بے جان کو چُھو جائیں تو جان ڈال دیا کرتے ہیں، محبوبِ ذیشان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ان پیارے پیارے ہاتھوں سے اپنے صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کو کلہاڑی میں دستہ ڈال کر دے رہے ہیں۔

سُبْحٰنَ اللہ! قومیں ایسے ہی تو نہیں بنا کرتی نا...!! محنت لگتی ہے، وہ لوگ جنہیں دُنیا چرواہے کہہ کر کم تَر سمجھا کرتی تھی، وہ مُعَاشَرہ جسے طنزیہ نگاہوں سے دیکھا جاتا تھا، وہ دَور جسے دورِ جاہلیت کہا جاتا تھا، رسولِ ذیشان، مکی مَدَنی سلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں پستی کی گہرائیوں سے اُٹھایا اور قیامت تک آنے والوں کا پیشوا بنا دیا۔ یہ اتنا بڑا جو انقلاب آیا، یونہی

1... ابو داؤد، کتاب الزکاۃ، باب ما تجوز فیہ المسالۃ، صفحہ: 269، حدیث: 1641۔

تو نہیں آگیا، بیشک اس میں مُعَلِّمِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم کی مہارتوں، رحمتوں اور شفقتوں کا اَثَر ہے۔

کس نے ذروں کو اُٹھایا اور صحرا کر دیا | کس نے قطروں کو ملایا اور دریا کر دیا
کس کی حکمت نے یتیموں کو کیا دُرِّ یتیم | اور غلاموں کو زمانے بھر کا مولا کر دیا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اللہ پاک ہمیں محبوبِ ذیشان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم کا فیضان نصیب فرمائے۔ ہمیں بھی چاہئے کہ ❁ سادہ سادہ مثالیں دے کر ❁ واقعات سُنا کر ❁ حدیثیں سُنا کر ❁ قرآنِ کریم کی آیات سُنا کر بہت اچھے انداز میں ❁ نرمی کے ساتھ دوسروں کو سمجھایا کریں ❁ عِلْمِ دین سیکھا بھی کریں ❁ اور دوسروں کو پیار و محبّت سے سکھایا بھی کریں۔ اس کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! اپنی تربیت بھی ہو گی، حکمتِ عملی بھی آئے گی اور اللہ پاک نے چاہا تو ایک ایک فرد کر کے پُورا معاشرہ بھی سنورتا چلا جائے گا۔ اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: مدرسۃُ المدینہ بالِغان

پیارے اسلامی بھائیو! قبر و آخرت کی تیاری فرمانے اور نیک نمازی بننے کی سَعادت پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی دِینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دِینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے! 12 دِینی کاموں میں بھی خوب بڑھ چڑھ کر حِصَّہ لیجئے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! زندگی سنور جائے گی، اللہ پاک نے چاہا تو دُنیا سے بے رغبتی کی دولت بھی ملے گی اور اَخلاق و کردار بھی سَنْوَر جائیں گے۔ 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام مدرسۃ المدینہ بالغان بھی ہے جس میں درست تجوید و قراءَت کے ساتھ قرآنِ کریم پڑھنا سکھایا جاتا ہے۔

حدیثِ پاک میں ہے: تم میں بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔[1] ❁ قرآنِ مجید اللہ پاک کی کتاب ہے ❁ بندوں کے نام رَبِّ کریم کا پیغام ہے ❁ **مگر افسوس!** آج مسلمان قرآنِ کریم سے بہت دُور ہوتے جارہے ہیں ❁ بہت لوگوں کو دیکھ کر بھی دُرست قرآنِ مجید پڑھنا نہیں آتا ❁ جو پڑھ لیتے ہیں وہ بھی تَجْوِید اور مخارج کی ایسی غلطیاں کرتے ہیں، جن کے سبب نماز ہی نہیں ہوتی۔

الحمد للہ! عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی مختلف مساجد اور مارکیٹوں میں روزانہ کی بنیاد پر مدرسۃ المدینہ بالغان کی کلاسز لگا کر قرآن کریم کا فیضان عام کرنے میں مَصرُوف ہے ❁ جن میں دُرُست تجوید و قراءت کے ساتھ قرآن کریم پڑھنا سکھایا جاتا ہے ❁ فرض عُلُوم بھی بتائے جاتے ہیں ❁ سنتیں اور آداب بھی سکھائے جاتے ہیں اور ❁ ترجمہ و تفسیر سُننے کا بھی موقع ملتا ہے۔ آپ بھی اس میں شرکت کیا کیجئے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! بہت برکتیں ملیں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء فی تعلیم القرآن، صفحہ:675، حدیث:2907۔